زیر سرپرستی: آیة الله العظمیٰ قائم آلِ محمدؑ

اس سے بڑا ظالم کون ہوسکتا ہے؟ جس کے پاس اللہ کی طرف سے ایک
گواہی ہو اور وہ اسے چھپاتا ہو (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۴۰)

ذکر المعصومینؑ

فی

صلاۃ المومنین

خطیبِ ولایت علیؑ تصور عباس جعفری

یہ رسالہ خالصتاً شیعہ مسلک کیلئے تصنیف کیا گیا ہے دیگر مسالک پڑھنے کی زحمت نہ کریں

انجمن منتظرین امام زمانہؑ ڈھوک مومن چکوال

کتاب	:	ذکر المعصومینؑ فی صلاۃ المومنین
مؤلف	:	خطیبِ ولایت علیؑ تصور عباس جعفری
تعداد	:	1000
ایڈیشن	:	2009
قیمت	:	40
مطبع	:	القائم پرنٹرز / نعمان پرنٹنگ ایجنسی چکوال
کمپوزنگ	:	الرحمٰن گرافکس گلی دارالعلوم حنفیہ بھون چوک چکوال

☆☆☆............ملنے کا پتہ............☆☆☆

تصور عباس جعفری

مکان نمبر MCB-4/234 محلہ ڈھوک مومن پنڈی روڈ چکوال

0331-5451272, 0343-5949110

القائم بک ڈپو

نزد امام بارگاہ مہاجرین سادات بھون روڈ چکوال

فہرست

انتساب

میں اس کاوش کو اپنے والدین کے نام
کرتا ہوں کیونکہ میں آج جو کچھ ہوں انہی کی
دعاؤں کا صلہ ہوں۔

احقر

خطیب ولایت علیؑ تصور عباس جعفری

عرض مؤلف

روز بروز ولایت اہل بیت علیہ السلام کی مخالفت بڑھتی جا رہی ہے اسی لئے لوگ ولایت اہل بیتؑ سے دور ہوتے جا رہے ہیں اور اس کا اسلام میں وہ مقام نہیں سمجھتے جس کیلئے پروردگار عالم نے اپنے حبیب محمد احمد محمود کو غدیر خم کے چٹیل میدان میں روک کر کہا کہ اے میرے رسول آج تیرے ساتھ ایک لاکھ بیس ہزار صحابہ موجود ہیں کوئی کسی ملک کا اور کوئی کسی شہر کا لہذا آج وہ بات پہنچا دے۔ جس کیلئے تجھے رسولؐ بنایا ہے اور جو حکم تجھ پر پہلے سے نازل شدہ ہے۔ اگر آج یہ تبلیغ نہ کی تو گویا رسالت کا کوئی کام نہ کیا۔ یعنی نہ نماز پہنچائی نہ روزہ نہ حج پہنچایا نہ زکوۃ و خیرات یعنی اے میرے حبیبؐ تیری رسالت کا سب سے اہم کام یہی ہے کہ علیؑ کی ولایت کی لوگوں میں تبلیغ کر دے۔ تا کہ حجت تمام ہو جائے کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہی نہ تھی۔ کیونکہ میں نے محشر کے دن سب سے بڑا سوال ہی علیؑ کی ولایت کا کرنا ہے۔ اور اسی ولایت علیؑ پر تمام اعمال کو تولوں گا۔ جس کے پاس ولایت علیؑ ہو گی اس کا عمل جیسا بھی ہو گا قبول کروں گا اور جس نے اس (ولایت علیؑ) سے منہ پھیرا اس سے میں منہ پھیر لوں گا۔

اس علیؑ کی ولایت ہی عبادات کی صحت ہے (امام جعفر صادقؑ۔ الفقرہ) جس عمل میں علیؑ کی ولایت ہو گی وہی عمل صحیح ہو گا۔ یہی علیؑ میری طرف سے لوگوں کیلئے نماز، روزہ، حج اور زکوۃ ہے۔ یہی دین ہے یہی اسلام ہے۔ یہی کعبہ ہے یہی قبلہ ہے۔ جس نے اسے چھوڑا اس نے مجھے چھوڑا جس نے اس سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی۔

قارئین! یہ جو کچھ میں نے یہاں درج کیا ہے یہ میری اپنی ذہنی اختراع نہیں بلکہ ہر جملہ لسان توحید کا مظہر بن کر کسی نہ کسی امام معصومؑ کے فرمان میں موجود ہے۔ آج کے دور میں لوگ نماز کے تشہد پر الجھ رہے ہیں کہ نماز کے تشہد میں علیؑ کی ولایت کی گواہی دینا چاہئے یا نہیں

تو میں نے اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی بساط کے مطابق چند حرف صفحۂ قرطاس پر اس نیت سے بکھیرے ہیں تا کہ کچھ علم ہو جائے کہ محمدؐ و آل محمدؐ کی نماز میں حیثیت کیا ہے۔ میں نے اپنی تحریر کو جس قدر مختصر اور جامع ہو سکتا تھا کیا ہے۔ تا کہ کم سے کم وقت میں میرا پیغام مومنین تک پہنچ سکے۔ میں امید کرتا ہوں کہ مومنین ضرور اس سے استفادہ کریں گے۔ میں نے اس مختصر سے رسالہ کا نام "**ذکر المعصومینؑ فی صلاۃ المومنین**" اس لئے رکھا ہے کہ نماز میں صرف علیؑ کا ذکر نہیں ہے بلکہ تمام معصومین علیہ السلام کا ذکر بھی موجود ہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ وعلی ابن ابی طالب علیہ السلام مومنین کیلئے اسرارِ نماز کی اس رسالہ سے کئی راہیں کھلیں گی۔ اگر کہیں کوئی غلطی یا گستاخی ہوگئی ہو تو غیر دانستہ ہوئی ہوگی جس کی معافی چاہتا ہوں۔

محمدؐ وآلِ محمدؐ کا خالق میری اس کاوش کو اپنی بارگاہِ ایزدی میں قبولیت کا شرف عطا فرمائے۔ آمین

احقر

خطیب ولایت علیؑ تصور عباس جعفری

مکان نمبر MCB-4/234

محلہ ڈھوک مومن چکوال

0331-5451272

E-mail: wilayateali@gmail.com

فرامینِ معصومینؑ

اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰؐ کو علیؑ کی ولایت کی گواہی کی تاکید کی اور ان کا نام اپنے نام کے ساتھ ملانے کا حکم دیا۔

(امام باقرؑ)

(کتاب امالی شیخ مفید صفحہ ۱۴۱ مطبوعہ لاہور)

ہمارے حق (ولایت) کے انکار کی وجہ سے اللہ نماز کی حالت میں نمازی پر لعنت کرتا ہے۔

(امام موسیٰ کاظمؑ)

(کتاب ثواب الاعمال وعقاب الاعمال شیخ صدوق صفحہ ۲۲۵ مطبوعہ کراچی)

الا لعنة الله على الذين كذبو بولايتي واستخفو ابحقي (امیر المومنین علیؑ)

اللہ کی لعنت ہو ان لوگوں پر جنہوں نے میری ولایت کو جھٹلایا اور میرے حق کو چھپایا

(کتاب اللوامع النورانیہ علامہ بحرانی)

جس نے والیان امر کی اطاعت ترک کی اس نے اللہ اور رسولؐ کی اطاعت ترک کی یہ اطاعت اقرار ہے اور ہر نماز کو ان (**اولی الامرؑ**) کے اقرار سے زینت دو (امام جعفر صادقؑ)

کتاب اصول کافی کتاب الحجت باب 7 صفحہ 210 طبع 1977 (کراچی)

ان المنكر لولايتنا لا فرق عندالله صلى أم زنا

ہمارے ولایت کا منکر یقیناً اللہ کے نزدیک برابر ہے نماز پڑھے یا زنا کرے۔

(امام جعفر صادقؑ)

(کتاب قبسات من قوانین الشریعہ علامہ محمد علی طباطبائی)

(کتاب ثواب الاعمال وعقاب الاعمال شیخ صدوق صفحہ ۲۲۵ مطبوعہ کراچی)

کلمہ

(کلمہ اور ولایت علیؑ)

سرکارِ امام جعفر صادق نے اللہ تعالیٰ کے فرمان **الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ** پاک کلمے اللہ کی طرف بلند ہوتے ہیں اور عمل الصالح اسے بلند کرتا ہے۔ (سورۃ فاطر آیت نمبر 10) کے بارے میں فرمایا' کلمہ طیب مومن کا یہ کہنا ہے۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وخلیفۃ رسول اللہ

اور عمل صالح سے مراد دل سے یہ اعتقاد ہے کہ یہ حق ہے اللہ کی جانب سے۔

تفسیرِ قمی جلد 2 صفحہ 208 مطبوعہ قم

امام جعفر صادق نے فرمایا۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے عرش کو خلق کیا تو اس پر لکھا، پانی کو خلق کیا تو اس پر لکھا، کرسی کو خلق کیا تو اسکے پایوں پر لکھا، لوح کو خلق کیا تو اس پر لکھا، قلم کو خلق کیا تو اس پر لکھا، اسرافیلؑ کی پیشانی پر لکھا، جبرائیلؑ کے پروں پر لکھا، آسمانوں کے کناروں پر لکھا، زمین کے طبقات پر لکھا، پہاڑوں کی چوٹیوں پر لکھا، سورج پر لکھا، چاند پر لکھا۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنینؑ اور سیاہی جو چاند پر دیکھتے ہو اسی کلمے کی ہے۔

پس جب تم میں سے کوئی بھی کہے۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ "فلیقل" تو فوراً کہے۔

علی امیرالمومنینؑ "ولی اللہ" بھی کہے۔

الاحتجاج جلد 1 صفحہ 230، احادیثِ قدسیہ۔

قال الامام جعفر صادقؑ: بسم اللہ الرحمن الرحیم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وعلی المرتضیٰ ولی اللہ والحسؑ والحسینؑ وعلی ابن الحسینؑ ومحمد ابن علیؑ وجعفر ابن محمدؑ وموسیٰؑ ابن جعفرؑ وعلیؑ ابن

موسیٰؑ ومحمدؑ ابن علیؑ وعلیؑ ابن محمدؑ وحسنؑ ابن علیؑ نقی والحجۃ القائم کلمات اللہ و اولیائہ حقاً حقاً

کتاب الدمعۃ الساکبہ جلد دوم آقائے محمد باقر بہبہانی نجفی صفحہ ۶۱۱ ترجمہ اردو

(حضرت آدمؑ کی مہر پر کلمہ)

امام علی نقیؑ نے فرمایا۔ کہ حضرت آدمؑ کی انگوٹھی پر یہ نقش لکھا۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ (کتاب مکارم الاخلاق)

(کتاب طوبیٰ صفحہ 27 السید ابو محمد نقوی) تفسیر مراۃ الانوار صفحہ 31)

انسانی فطرت میں کلمہ ولایت علیؑ ہے۔ ابو جعفر محمد بن علی الباقرؑ نے اس آیت کے ذیل میں فرمایا۔

فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا۔ (سورۃ روم آیت نمبر ۳۰)

اللہ کی فطرت وہ ہے جس پر انسان کو بنایا گیا، کے متعلق فرمایا۔

کہ وہ فطرت ہے۔ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ**

(تفسیر البرہان علامہ ہاشم بحرانی، تفسیر قمی، جلد 2 صفحہ 155، مطبوعہ قم)۔

امام حسنؑ کا کلمہ

امام حسنؑ نے وقتِ شہادت یہ کلمہ زبانِ مقدس سے جاری کیا۔ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ۔**

(کتاب ریاض القدس، کتاب طوبیٰ السید ابو محمد نقوی صفحہ 36)

لوائے حمد پر کلمہ

رسولِ خداؐ نے فرمایا: بروزِ محشر میرے علم یعنی پرچم بنام لوائے حمد پر یہ کلمہ تحریر ہوگا۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ

کتاب مودۃ القربیٰ ینابیع المودۃ، طوبیٰ صفحہ 36۔

درِ جنت کا کلمہ

حضورؐ نے فرمایا۔ بابِ جنت پر دنیا کی خلقت سے دو ہزار سال پہلے لکھا گیا تھا۔

لا اله الا الله محمد رسول الله علی اخو رسول الله

(کتاب کشف الیقین علامہ حلی صفحہ 5) مدینۃ المعاجز صفحہ 149، امالی صدوق صفحہ 75)

اذان (کائنات کی پہلی اذان)

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں۔ جب اللہ نے آسمانوں اور زمین کو خلق فرمایا تو منادی کو حکم ہوا کہ ندا (اذان)

ں نے تین مرتبہ کہا۔ **اشهد ان لا اله الا الله**

پھر تین مرتبہ کہا۔ **اشهد ان محمدؐ رسول الله ۔**

پھر تین مرتبہ کہا۔ **اشهد ان علیاً امیرالمومنینؑ حقاً**

کتاب اصول کافی با ترجمہ وشرح آقاہ سید جواد مصطفوی جلد 2 صفحہ 328 کتاب الحجت باب مولد النبیؐ

قرآن میں اذان علیؑ کا اسم ہے

و اذان من الله ورسوله الی الناس یوم الحج الاکبر (پ 10 التوبہ آیت 3)

اور یہ اللہ اور اسکے رسول کی طرف سے حج اکبر کے دن سے لوگوں کے لئے اذان ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں امام زین العابدینؑ فرماتے ہیں۔

قالؑ الاذان امیرالمومنین علیؑ، مولا فرماتے ہیں کہ اذان علیؑ ہیں۔

ر العیاشی جلد 2 صفحہ 82 مطبوعہ بیروت، تفسیر البرہان جلد دوم صفحہ 102، تفسیر الصافی جلد 1 صفحہ 682)

اذان بحکم یزدان

حضرت رسالت مآبؐ فرماتے ہیں کہ جب میں معراج پر گیا بالائے آسمان پہنچا تو تمام انبیاء نے میری اقتداء کی اور امام الانبیاء کا خطاب پایا۔ اتنے میں ساتویں آسمان پر ایک فرشتہ ہے جس کا نام کلکائیلؑ ہے اس نے

اذان دی جس میں اس نے دو مرتبہ **اشهد ان علیاً ولی الله** کہا جب اذان ختم ہوئی تو میں نے اس سے پوچھا تجھے اذان میں علیؑ کی ولایت کی گواہی دینے کے لئے کس نے کہا ہے۔ کلکائیلؑ نے جواب دیا مجھے اللہ نے حکم دے کر فرمایا تھا کہ جب تو اذان دے گا تو میرا حبیبؐ تجھ سے سوال کرے گا بس تو کہہ دینا مجھے **اشهد ان علیاً امیرالمومنین ولی الله** کا اذان میں کہنے کا ذاتِ احدیث نے حکم فرمایا ہے۔ نیز فرمایا ہے کہ آپ جب معراج سے واپس جانا تو اپنی امت کو یہی اذان تعلیم دینا اور ان سے کہہ دینا **علی ولی الله** میرے اور تمہارے درمیان وسیلہ ہے۔ اسے غافل نہ ہونا اور یاد رکھو۔

لا تتم اذا نکم ولا اقامتکم ولا صلوٰۃ تکم ولا صومکم ولا حجکم ولا زکوٰۃ کم ولا مبتداء کم ولا معاد کم الا بذکر علی ابن ابی طالبؑ

ترجمہ: نہ تمہاری اذان مکمل ہوگی نہ اقامت نہ تمہاری نماز مکمل ہوگی نہ روزہ، نہ حج، نہ زکوۃ نہ ولادت نہ مرنا مگر ذکرِ علی ابن ابی طالبؑ سے۔

(کتاب تنویر الایمان ثقۃ الاسلام محمد بن یعقوب کلینی، فلک النجات جلد دوم صفحہ 133)

مقام سدرۃ المنتہیٰ اور اذان

جناب فاطمۃ الزہراؑ فرماتی ہیں کہ میرے بابا محمد مصطفیٰؐ نے ارشاد فرمایا، کہ شب معراج جب میں سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچا تو میں نے ایک رب کی طرف سے منادی کو اذان کہتے ہوئے سنا جو کہہ رہا تھا، اے ملائکہ اے آسمان کے رہنے والو گواہی دو '**ان علیاً ولی وولی رسولی**'۔ گواہی دو کہ علیؑ میرے ولی ہیں اور میرے رسولؐ کے ولی ہیں '**قالو اشهدنا و اقررنا**' کہا ہم گواہی دیتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں۔

بحار الانوار جلد 23 صفحہ 262 تفسیر فرات کوفی مطبوعہ نجف اشرف۔

علیؑ نے اذان واقامت میں تیسری گواہی دی

امیرالمومنینؑ خانہ کعبہ میں تشریف لائے تو سر سجدہ سے بلند کیا اور اذان و اقامت کہی جس میں اللہ تعالیٰ کی واحدنیت کی گواہی، محمد مصطفیٰؐ کی رسالت کی گواہی اور اپنی **خلافة** بلافصل اور ولایت کی گواہی دی۔ دیکھیں

مشارق الانوار الیقین علامہ برسی صفحہ 75، اعجاز شناسی علامہ کاظمینی بروجردی صفحہ 148 [illegible]

حر عاملی حدیقۃ الشیعہ مقدس اردبیلی جلاالعیون علامہ محمد باقر مجلسی

علیؑ خود اذان ہیں

سرکار علیؑ نے خطبہ افتخاریہ میں فرمایا ہے۔ **انا اذان الله فی الدنیا وموذنه فی الأخرة ۔**

میں دنیا میں اللہ کی اذان اور آخرت میں موذن ہوں۔ کتاب مشارق الانوار، نہج الاسرار، نہج الحکمہ۔

امام حسینؑ کی اذان میں ولایتِ علیؑ

جب جناب سید الساجدینؑ رہا ہو کر کربلا پہنچے تو وہاں ایک شخص کو مجاور پایا جو کہ لشکر یزید لعنہ سے تعلق رکھتا تھا اس سے پوچھا تو اس نے جواب دیا، کہ میں گیارہ محرم کو کسی کام کے لئے کربلا میں ٹھہر گیا جب شام ہوئی تو مقتل سے ایک سر بریدہ گردن سے اذان بلند ہوئی جو گواہی دے رہا تھا۔

اشهد ان علياً امير المومنين ولی الله ۔

جب میں نے قریب جا کر دیکھا تو وہ لاش حسینؑ ابن علیؑ کی تھی۔ میں حیران ہوا کہ یہی گواہی ختم کرنے کے لئے تو کربلا میں یہ جنگ معرضِ وجود میں آئی۔ دیکھیں۔

کتاب بحر المصائب جلد 4 صفحہ 430 مصنف محمد بن جعفر شہید مطبوعہ ایران

اکمال الدین بولایت امیر المومنینؑ صفحہ 493

جید صحابہ کی اذان میں علیاً ولی اللہ

علامہ عبدالنبی عراقی المعروف استاد المجتہدین فرماتے ہیں۔ کہ حضرت سلمانؓ نے آنحضرتؐ کے حینِ حیات میں اذان میں شہادۃ رسالت کے بعد علیؑ کی ولایت کی شہادۃ دی اور ابوذر غفاری بھی اذان میں علیاً ولی اللہ کہا کرتے تھے۔

ہدایۃ الطالبین صفحہ 55

نوٹ: ابوذر غفاری اور سلمان فارسی کی اذان کے حوالے دیکھنے کے لئے ان کتب کی طرف رجوع کریں۔

کتاب: السیاستہ الحسینیہ علامہ شیخ عبدالعظیم

کتاب: السلافتہ فی امر خلافہ سنی عالم دین عبداللہ مراغی مصری

کتاب: نصائح المعصومین علامہ سید محمد علی بروجردی

کتاب: امام علی ابن ابی طالب علامہ رحمانی نجفی

کتاب: توضیع المسائل علامہ سید محمد علی طباطبائی دمشق

کتاب: الفقہ علامہ سید محمد شیرازی جلد 19

شیخ صدوقؒ اور اذان میں ولایتِ علیؑ

شیخ صدوقؒ نے الھدایہ میں امام جعفر صادقؑ سے فرمایا ہے کہ امامؑ نے فرمایا۔

قال صادقؑ الاذان والاقامة مثنى مثنى الاذان عشرون حرفاً والاقامة اثنان وعشرون حرفا"۔

ترجمہ: امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اذان و اقامت کی فصلیں دگنی دگنی ہیں اذان کی فصول (20) بیس ہیں اور اقامت کی فصول (22) بائیس ہیں۔ حوالہ دیکھیں۔

کتاب الھدایہ شیخ صدوق صفحہ 30 مطبوعہ ایران بحار الانوار جلد 84 صفحہ 111 مستدرک الوسائل علامہ حسین نوری طبرسی جلد 1 صفحہ 253

اقامت

اقامت کیلئے فصولِ اذان میں دو مرتبہ کہا جاتا ہے۔

قد قامة الصلوٰة ، کہ اٹھو نماز قائم ہو گئی ہے۔

خمینی صاحب اس **قد قامت الصلوٰة** کے ذیل میں فرماتے ہیں۔ **قد قامةِ الصلوٰة بعلیؑ** یعنی نماز قائم ہی علیؑ سے ہوتی ہے۔

دیکھیں (پرواز در ملکوت جلد 1 صفحہ 28 خمینیؒ مطبوعہ ایران)

نماز (افتتاحِ نماز)

امام علی رضاؑ نے فرمایا۔ **(وانو عند افتتاح الصلوٰة ،ذکر الله، و ذکر رسول الله**

واجعل واحداً من الائمة نصب عينيك ۔

امامؑ فرماتے ہیں کہ افتتاح نماز میں اللہ اور رسول گا ذکر کرو اور ہم آئمہ میں سے کسی ایک کو اپنی آنکھوں کے سامنے مقرر کرو۔ (فقہ الرضاؑ صفحہ 105 مطبوعہ قم)

حضرت امام جعفر صادقؑ اور حضرت امام علی رضاؑ سے روایت ہے کہ تکبیرۃ الاحرام کے بعد اور سورۃ حمد سے پہلے اس طرح دعا توجہ پڑھیے۔

’وجهت وجهي للذي فطر السماوات والارض حنيفا مسلما على ملة ابراهيم و دين محمد و ولايت اميرالمومنين على ابن ابى طالب وما انا من المشركين‘ ۔

فقہ الرضاؑ صفحہ 104 تا 105 مستدرک الوسائل باب افتتاح نماز بحار الانوار جلد 84 صفحہ 111 مصباح المتہجد طوسی۔

اس کے بعد نمازی **بسم اللہ الرحمن الرحیم** پڑھ کر قرأت شروع کرتا ہے اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرتا ہے۔ یاد رہے کہ **بسم اللہ الرحمن الرحیم** سورۃ فاتحہ کا جز ہے۔

یہ بات تو تمام مومنین جانتے ہیں کہ **بسم اللہ الرحمن الرحیم** کا نقطہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ مولاؑ نے فرمایا ہے۔ **انا نقطة تحت الباء** ۔ میں با کے نیچے کا نقطہ ہوں۔ (کتاب نہج الاسرار۔ علی فی القرآن صفحہ 16) اس طرح علی علیہ السلام بسم اللہ کے نقطہ کی صورت میں نماز میں شامل ہیں۔

در حقیقت

لفظ ہے **بسم اللہ** یہ لفظ ہے ب اسم اللہ۔ ب عربی لغت میں دیکھیں تو اس کے بارے میں درج ہے کہ ب حرف استعانت ہے۔ استعانت کا مطلب ہے مدد یعنی اب ترجمہ بنے گا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یعنی مدد اللہ کے اسم سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔ اور یہ بات تو واضح ہوگئی ہے کہ وہ اسم اللہ کا ب کا نقطہ ہے۔ یعنی علی ابن ابی طالب علیہ السلام تو اب اس کا صحیح ترجمہ بنے گا مدد اللہ کے اسم "علیؑ" سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

حوالہ دیتا چلوں۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ تفسیر بالرائے کر گیا ہے۔ مولا علی علیہ السلام نے خود ہی فرمایا ہے۔

میں وہ ہوں جسے اللہ نے اپنا اسم عطا کیا ہے۔ دیکھیں مشارق الانوار

اور پھر فرمایا

نحن اسماء الحسنیٰ ہم ہی اسماء الحسنیٰ ہیں۔ (تفسیر مراۃ الانوار صفحہ نمبر 22 الاختصاص)

اور اسماء حسنیٰ میں لفظِ اللہ بھی ہے۔ میں یہاں لفظِ اللہ کا مطلب لکھنا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ میں **الف آلاء** کی ہے جس کا ذکر سورہ رحمٰن میں بارہا کیا گیا ہے۔ کہ تم خدا کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ یہ نعمت ہماری ولایت ہے اور اللہ میں **لام** سے مراد لازم ہے جس کو مخلوق پر لازم کیا گیا ہے۔ اور پھر **لام** تاکیدی ہے یعنی ہماری ولایت لازم و ملزوم ہے اور **ھ** سے مراد اس شخص کیلئے ہلاکت ہے جس نے ہماری ولایت کی مخالفت کی۔

دیکھیں کتاب معانی الاخبار صدوق صفحہ 43 التوحید صدوق صفحہ 191

لہذا لفظِ اللہ میں بھی ولایتِ علیؑ کا تذکرہ ہے۔

اس کے بعد **بسم اللہ** میں **الرحمن** اور **الرحیم** ہے اس کے متعلق مولا علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ موجودات **بسم اللہ الرحمن الرحیم** سے ظہور میں آئی ہیں پس **رحمن** کے مظہر مصطفیٰؐ ہیں اور ولی اللہ رحیم کے مظہر ہیں۔ اور جامع ہیں دونوں (مظہر) مرتبوں کے اور یہ مظہر ہیں **اسم اللہ** کے۔

دیکھیں کتاب بحر المعارف صفحہ 3 علامہ عبدالصمد ہمدانی

(نہج الاسرار جلد اول صفحہ 32 علامہ غلام حسین رضا مجتہد)

یہاں علی علیہ السلام نے خود بات کھول دی کہ نبی اور ولی **اسم اللہ** اور **رحمن** اور **رحیم** کے مظہر ہیں اور علیؑ تو ولی کامل ہیں۔ یاد رہے کہ نماز میں **بسم اللہ** بلند آواز سے پڑھنے کا حکم ہے۔ اس کے بعد نمازی سورۃ الحمد کی مسلسل تلاوت کرتا ہے اور سورۃ الحمد میں نمازی کہتا ہے۔

’مالك يوم الدين‘ جو دین کے دن کا مالک ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں **’الدين ولاية امير المومنين عليه السلام‘**۔ امامؑ فرماتے ہیں کہ "دین ولایت امیر المومنین علیہ السلام ہے۔"

دیکھیں (علامہ شرف الدین موسوی نجفی کی تفسیر تاویل الآیات۔ جلد دوم صفحہ 813)

اب مالک یوم الدین کا مطلب ہوگا جو ولایت علیؑ کے دن کا مالک ہے۔

اس کے بعد نمازی سورۃ حمد میں یہ جملہ بھی کہتا ہے۔

'اھدنا الصراط المستقیم' امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ **صراط مستقیم** علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی **ولایت** ہے۔ دیکھیں (تفسیر قمی جلد دوم صفحہ 93 مطبوعہ قم)۔ نمازی سورۃ حمد میں یہ جملہ بھی کہتا ہے۔

'صراط الذین انعمت علیھم'

ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے نعمتیں نازل کیں۔ تفسیر البصائر میں ہے

"النعمة ھی الولایة علیؑ"

ترجمہ: نعمت علیؑ کی ولایت ہے۔

دیکھیں (تفسیر البصائر جلد اول صفحہ 130 مطبوعہ ایران، معانی الاخبار صفحہ 36 مطبوعہ نجف اشرف، تفسیر مجمع البرہان جلد اول صفحہ 40 تا 41)

یہ بات بھی یاد رہے کہ سورۃ حمد کا نماز میں پڑھنا واجب ہے۔ اس کے بعد نمازی سورۃ القدر یا کوئی دوسری سورۃ پڑھتا ہے۔ امام موسیٰ کاظمؑ اور امام زمانؑ نے فرمایا:

"مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو اپنی نماز میں **انا انزلنہ فی لیلة القدر** کی تلاوت نہیں کرتا۔ اس کی نماز قبول کیسے ہوتی ہے۔

دیکھیں (بحار الانوار جلد 12 صفحہ 739 مطبوعہ کراچی)

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ سورۃ قدر نماز میں واجب کی حیثیت رکھتی ہے۔ ورنہ نماز کی قبولیت میں شک ہے۔ سورۃ قدر کے بارے میں رسول اللہؐ نے علیؑ سے فرمایا۔ یا علیؑ کیا آپؑ جانتے ہیں کہ لیلة القدر کا کیا مطلب ہے۔ علیؑ نے فرمایا۔ یارسول اللہ آپ بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا لیلة القدر میں قیامت تک ہونے والے تمام امور من جملہ ان سب باتوں کے تمہاری اور تمہاری اولاد کی ولایت بھی ہے جو قیامت تک قائم رہے گی۔ دیکھیں

(تفسیر المتقین مولانا امداد حسین کاظمی صفحہ 790 مطبوعہ لاہور)

نہج الحکمه میں **اصبغ بن نباته** سے روایت ہے کہ امام علیؑ نے خطبہ افتخاریہ میں ارشاد فرمایا۔

'**انا شهر الرمضان و انا لیلة القدر**' میں ہی رمضان کا مہینہ ہوں اور میں ہی لیلة القدر ہوں۔

دیکھیں کتاب (نہج الحکمہ صفحہ 182 مطبوعہ کراچی، نہج الاسرار جلد اول صفحہ 131 مطبوعہ کراچی)

رسول اکرمؐ نے فرمایا سورہ قدر نبی اور ان کی اہل بیت کا سورہ ہے۔

دیکھیں (من لایحضرہ الفقیہ جلد اول صفحہ 176 مطبوعہ کراچی)

سورۃ القدر میں **لیلة** جناب فاطمہؑ کا اسم ہے **روح القدس** بھی جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کا اسم ہے اور **مطلع الفجر** امام زمانہؑ کے تشریف لانے کا وقت ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام۔

دیکھیں (تفسیر فرات صفحہ 409 تا 410 مطبوعہ ملتان)

اس کے بعد نمازی سورہ اخلاص یعنی قل ھو اللہ احد کی تلاوت کرتا ہے۔ حذیفہ یمانی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا علیؑ کی مثال **قل ھو اللہ احد** کی سی ہے۔

دیکھیں (کتاب ارجح المطالب جلد اول صفحہ 450 لاہور)

زیارت ایام میں مخصوص اتوار کے دن امام علی علیہ السلام کی زیارت پڑھنے کا حکم ہے۔ اس میں جملہ موجود ہے جو مولاؑ کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے۔

"یا مولای یا امیر المومنین هذا یوم الاحد و هو یومك و باسمك و انا ضیفك فیه"

ترجمہ: اے مولا اے امیر المومنین یہ **احد** کا دن ہے اور یہ آپ علیؑ کا دن ہے اور یہ آپ کا اسم ہے، اس دن میں آپ کا مہمان ہوں۔ دیکھیں:

(مفاتیح الجنان صفحہ 120 تا 124 اتوار کے دن کی زیارت مطبوعہ لاہور، تحفۃ العوام مقبول جدید صفحہ 600 مطبوعہ لاہور)

اس زیارت میں مولا امام علی نقی علیہ السلام نے علی علیہ السلام کو **الاحد** کہنے کا حکم جاری کیا ہے۔ معلوم ہوا علیؑ مقام اعلیٰ میں **احدیت** کی منزلت پر ہیں۔ اور شاید اسی لئے رسول اللہؐ نے علیؑ کو مثل سورہ توحید فرمایا ہے۔

قنوت

حلبی صحابی امام جعفر صادق علیہ السلام سے قنوت کے متعلق دریافت کرتا ہے کہ اس میں کیا کوئی معینہ قول ہے تو آپؑ نے فرمایا "اپنے رب کی ثنا کرو، اپنے نبی پر درود بھیجو اور اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرو۔"

(کتاب من لایحضرہ الفقیہ جلد اول صفحہ 176)

عموماً نمازی قنوت میں یہ دعا پڑھتے ہیں: "**ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الاخرة حسنة**"، اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں **حسنہ** اور آخرت میں بھی **حسنہ** عطا کر۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"**الحسنة واللہ ولاية امير المومنين على عليه السلام**"۔ حسنہ خدا کی قسم امیر المومنین علی علیہ السلام کی ولایت ہے۔

دیکھیں (تفسیر قمی جلد 2 صفحہ 131 مطبوعہ قم، تفسیر فرات صفحہ 84 مطبوعہ ملتان)

رکوع وسجدہ

اس کے بعد نمازی رکوع کرتے ہوئے کہتا ہے، **سبحان ربی العظیم و بحمدہ** ۔تسبیح وحمد کے لائق ہے وہ رب جو عظیم ہے۔ مولا امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب **فسبح باسم ربك العظيم** (ترجمہ: تسبیح کر اپنے رب کے عظیم اسم کی) نازل ہوئی تو نبی کریمؐ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے رکوع میں **سبحان ربی العظیم و بحمدہ** کی تسبیح قرار دے لو اور جب **سبح اسم ربك الاعلیٰ** کی آیت نازل ہوئی تو نبی کریمؐ نے فرمایا، کہ اپنے سجدوں میں **سبحان ربی الاعلیٰ و بحمدہ** کی تسبیح رکھ لو۔

(کتاب من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول صفحہ 176)

جیسا کہ پچھلے صفحات پر بھی گزر چکا ہے کہ امام علیؑ اور امام باقرؑ نے فرمایا:

نحن الاسماء الحسنیٰ، ہم اسمائے حسنیٰ ہیں۔

دیکھیں (تفسیر مراۃ الانوار الاختصاص، تفسیر قراۃ العیون)

العظیم اور **الاعلیٰ** اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں لہذا یہاں بھی محمدؐ وآل محمدؑ کا ذکر رکوع وسجود میں ہو رہا ہے۔

تشہد

رکوع اور سجدے کے بعد نمازی تشہد پڑھتا ہے اور اللہ کے سامنے گواہیاں دیتا ہے۔ یہ سب سے زیادہ اہم موضوع ہے کہ تشہد میں کتنی گواہیاں دینی چاہئیں۔

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ تشہد اور قنوت میں کیا پڑھا جائے؟

۲۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: جو سب سے اچھا جانو (وہ) پڑھو۔ اگر معین ہوتا تو لوگ ہلاک ہو جاتے۔

کتاب فروع کافی جلد دوم صفحہ 102

۳۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہا تشہد میں جتنی اچھی باتیں ہیں وہ سب خدا کیلئے ہیں اور جتنی بری باتیں ہیں وہ غیر خدا کیلئے ہیں۔ (فروع کافی جلد دوم صفحہ 102)

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم اللہ اور نبی کا ذکر کرو تو وہ نماز میں داخل ہے۔

(فروع کافی جلد دوم صفحہ 102)

۵۔ **عروۃ الوثقیٰ** میں علامہ ابو القاسم خوئی صاحب فرماتے ہیں کہ نماز میں ذکر، دعا قرآن پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یہ باتیں ہیں جو نماز کے تشہد کے بارے میں کتب میں درج ہیں، کیا ولایت علیؑ اچھی بات ہے یا نہیں؟ **نحن ذکر اللہ** کے تحت کہ ہم محمدؐ اور آل محمدؐ اللہ کا ذکر ہیں (امام باقرؑ)۔ نماز میں ولایت کا ذکر ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اب جو تشہد عام پڑھا جاتا ہے وہ صرف شہادتین تک ہے۔ مثلاً **اشهد ان لا اله الا اللہ و اشهد ان محمداً عبده ورسوله۔ اللهم صلی علیٰ محمدٍ وآلِ محمدٍ۔**

لیکن جب قدیم کتب کا مطالعہ کیا گیا تو تشہد بہت طولانی بھی کتب اثناء عشریہ میں نظر آئے جو فرامین معصومینؑ میں درج ہیں۔

مجھے یہاں ان طویل تشہد کو درج نہیں کرنا ہے بلکہ مجھے تو تشہد میں شہادۃ ثالثہ یعنی تیسری گواہی **اشهد ان علیاً ولی اللہ** پر بحث کرنا ہے۔ جسے بعض کم علم علماء نے نماز میں باطل قرار دیا ہے۔ بہر حال طویل تشہد دیکھنے کیلئے کتب کی نشاندہی کر دیتا ہوں۔

۱۔ من لا یحضرہ الفقیہ ۔شیخ صدوقؒ

۲۔ تہذیب الاحکام ۔طوسی

۳۔ مصباح المتہجد ۔طوسی

۴۔ مستدرک الوسائل ۔نوری طبرسی

۵۔ فقہ کامل فارسی ۔تقی مجلسی اول

۶۔ بحار الانوار جلد 84 ۔علامہ مجلسی

۷۔ وسائل الشیعہ ۔ حر عاملی

۸۔ فقہ الرضا۔ امام علی رضاؑ

۹۔ مستند الشیعہ ۔ احمد نراقی وغیرہ وغیرہ

آیئے! ہم دیکھتے ہیں کہ شہادۃ ثالثہ (علی ولی اللہ) کی گواہی کی نماز میں کیا اہمیت ہے۔

قال جعفر بن محمد باقر علیہ السلام:

اذ قال احدکم لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ فلیقل علی امیر المومنینؑ ولی اللہ

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تم میں سے جب بھی کوئی **لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ** کہے **فلیقل** تو وہ فوراً کہے **علی امیر المومنینؑ ولی اللہ۔**

دیکھیں (احتجاج طبرسی جلد 1 صفحہ 230۔ القطرہ من بحار جلد اول صفحہ 368۔ بحار الانوار جلد 84 صفحہ 112)

اسی حدیث کو دیکھتے ہوئے علامہ سید عباس قمر بنی ہاشمی نے فتویٰ دیا ہے۔

(در تشہد نماز نیز واجب است کہ انسان بولایت امیر المومنین علی علیہ السلام کہ فریضہ الٰھی است شہادت بدھد۔)

ترجمہ: نماز کے تشہد میں بھی واجب ہے کہ انسان امیر المومنین علیؑ کی ولایت کی گواہی دے جو کہ فریضہ الٰہی ہے۔

دیکھیں (کتاب شناخت امیر المومنینؑ صفحہ 102۔ مسئلہ نمبر 105 مولف سید عباس قمر بنی ہاشمی۔ مطبوعہ ایران)

(کتاب شہادت ثالثہ کا جواز علامہ تاج الدین حیدری صفحہ 126/35)

علامہ سید تصدق حسین سبزواری فقیہ العصر شاہ پوری اپنی کتاب حق العباد میں فتویٰ دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اذان اور اقامت اور تشہد نماز میں شہادت ثالثہ **(اشھد ان علیاً ولی اللہ)** مثل لوح محفوظ اور پر ہائے جنت بعد شہادت رسالت واجب ہے۔

حوالہ دیکھیں (کتاب حق العباد عن تقلید الاجتہاد صفحہ 109۔ کتاب تیسری گواہی علامہ قاضی سعید الرحمٰن علوی صفحہ 55۔ مطبوعہ مکتبہ عمرانیہ کروڑ ضلع لیہ پاکستان)

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس پر جنت واجب ہوئی مگر کچھ شرطوں کے ساتھ اور ان شرائط میں سے ایک شرط میں (علی رضاؑ) ہوں۔

دیکھیں (مجمع الفضائل ترجمہ مناقب ابن شہر آشوب جلد دوم صفحہ 426 مطبوعہ کراچی)

جناب رسولؐ خدا نے فرمایا لا الہ الا اللہ کو اس کی شرطوں کے ساتھ کہو اور فلاح پاؤ

وانی و ذریتی لمن شروطها! ترجمہ: میں اور میری ذریت ان شرطوں میں سے ہیں۔

دیکھیں (نہج الاسرار صفحہ 67 جلد اول مطبوعہ کراچی)

ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ خداوند عالم مجھے معراج میں لے گیا تو میں نے ایک آواز سنی کہ اے محمدؐ جو تمہارے بعد فوری علیؑ کی ولایت کا انکار کرے وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا جس نے اس سے بغض رکھا اس نے تجھ سے اور مجھ خدا سے بغض رکھا۔

(بحار الانوار جلد 25 صفحہ 276، علامات ظہور مہدی صفحہ 48 علامہ طالب جوہری لاہور)

رسولؐ خدا نے فرمایا: **'یا علی سالت ربی تذکر حیث اذکر'**

اے علیؑ! میں نے اللہ سے سوال کیا کہ جہاں میرا ذکر ہو وہاں آپؑ کا بھی ذکر ہو۔

(کتاب۔ زہراء الربیع جلد اول صفحہ 296)

ولایت کے بغیر توحید و نبوت بے فائدہ

قال امیر المومنینؑ ومن یقر بولایتی لم ینفعه الاقرار بنبوة محمد الانهما مقرونان

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس نے میری ولایت کا اقرار نہ کیا اسے محمد مصطفیٰؐ کی نبوت کا اقرار کوئی فائدہ نہ دے گا۔

(تفسیر مراۃ الانوار صفحہ 24، ضیاء النفوس ترجمہ حیات القلوب جلد 3 صفحہ 475 کراچی)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ امام علیؑ نے خطبہ مخزون میں ارشاد فرمایا۔ دو عالی مرتبہ ناموں ایک محمدؐ اور دوسرا علیؑ کا ذکر ہے کہ وہ ایک جگہ جمع کیے ہوئے ہیں یہ دونوں نفع نہیں پہنچاتے مگر دونوں مل کر جب کبھی بھی یہ دونوں نام ذکر کیے جائیں تو چاہیے کہ ملا کر ذکر کیے جائیں۔

کتاب: (منتخب البصائر علامہ حسن بن سلیمان حلی۔ کتاب نہج الحکمہ صفحہ 234 تا 235 مطبوعہ کراچی)

امام علی الرضاؑ نے فرمایا: اے عبدالعزیز امام منصوص من اللہ کی وجہ سے نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج اور جہاد اور غنیمت وصدقات مکمل ہوتے ہیں اور امام حدود الٰہی اور احکام خداوندی کو جاری کرنے والا ہے۔

دیکھیں (عیون الاخبار الرضاء جلد اول صفحہ 383 مطبوعہ کراچی)

بغیر ولایت عمل قبول نہیں

حدیث قدسی میں پروردگار عالم نے فرمایا' میں کسی عمل کرنے والے کے کسی عمل کو اس وقت تک قبول نہیں کرتا۔ جب تک وہ میرے رسول احمد مرسلؐ کے ساتھ ساتھ ان (علیؑ) کی ولایت کا اقرار نہیں کرتا۔ جو بندہ بھی علیؑ کی ولایت سے روگردانی کرے گا میں اسے اپنا دشمن قرار دے کر ضرور جہنم میں داخل کروں گا۔

کتاب: (احادیث قدسیہ ترجمہ شیخ محمد حسین نجفی المعروف ڈھکو صفحہ 310 مطبوعہ ادارہ منہاج الصالحین لاہور)

حدیث قدسی میں پروردگار عالم فرماتا ہے جو یہ گواہی تو دے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے مگر یہ گواہی نہ دے کہ محمدؐ میرے رسولؐ ہیں یا یہ گواہی تو دے مگر یہ گواہی نہ دے علیؑ میرے خلیفہ ہیں اگر یہ گواہی بھی دے مگر یہ گواہی نہ دے کہ علیؑ کی اولاد میں سے گیارہ (امام) حجتیں ہیں۔ تو وہ شخص میری نعمت کا انکاری میری عظمت کو کم تر جاننے والا میری نشانیوں اور میری کتابوں کا منکر سمجھا جائے گا۔ ایسا شخص اگر میرا قصد کرے گا تو میں اسے روک دوں گا۔ اگر مجھ سے سوال کرے گا تو اسے محروم کردوں گا۔ اگر مجھے پکارے گا تو میں اس کی پکار نہیں سنوں گا۔

دیکھیں: (احادیث قدسیہ حر عاملی ترجمہ شیخ محمد حسین ڈھکو صفحہ 321 مطبوعہ منہاج الصالحین لاہور)

کیف یھدی اللہ قوماً کفروا بعد ایمٰنھم و شھدوا ان الرسول حق ......سورۃ آل عمران آیت نمبر ۸۶

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس قوم کو ہدایت کیسے کرسکتا ہے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئی اور وہ گواہی دیتے ہیں کہ رسول حق ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول حق ہیں کی گواہی دینے والوں کو کافر کہا ہے۔ یہ آیت قابل غور ہے کہ اللہ پر ایمان لانے کے بعد اور رسول کی گواہی دینے کے بعد بھی اللہ کافر کیوں کہہ رہا ہے۔

معلوم ہوا کہ صرف اللہ اور رسول کی گواہی فائدہ نہیں پہنچاتی جب تک کہ ولایت علیؑ کی گواہی نہ دی جائے جیسا

کہ پچھلی احادیث میں بیان ہو چکا ہے کہ توحید ورسالت کی گواہی کے ساتھ علی ابن ابی طالب اور ان کی اولاد جو کہ حجت خدا ہیں کی گواہی کے بغیر پہلی دونوں گواہیاں بے کار ہیں۔ اس لئے نماز کے تشہد میں ولایت علیؑ کی گواہی دینا صرف جائز ہی نہیں بلکہ واجب بھی ہے۔

کوئی فریضہ بغیر ولایت علیؑ کے قبول نہیں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والذی بعثنی بالحق لا یقبل اللہ من عبد فریضۃ الا بولایۃ علیؑ

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا اس اللہ کی قسم جس نے مجھے برحق مبعوث کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی بندے کا فریضہ بغیر ولایت علیؑ قبول نہیں کرتا۔

دیکھیں: (جامع احادیث الشیعہ صفحہ 125۔ الامام علیؑ علامہ رحمانی صفحہ 14)

اسلام کیا ہے؟

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اسلام نام ہی تین باتوں کا ہے۔

۱۔ اقرار توحید ۲۔ اقرار نبوت ۳۔ اقرار ولایت کا (تفسیر مراۃ الانوار)

قرآن میں گواہیوں کا تذکرہ

والذین ھم بشھاداتھم قائمون۔ سورۃ المعارج آیت 33۔

اور جو لوگ اپنی شہادات پر قائم رہتے ہیں۔

شہادات جمع کا صیغہ ہے۔ عرب میں جمع دو سے زیادہ پر واقع ہوتی ہے۔

۱۔ ایک کو عربی میں واحد کہتے ہیں اور واحد کیلئے لفظ استعمال ہوگا۔ شہادت

۲۔ دو کو عربی میں اثنین کہتے ہیں اور اس کیلئے لفظ استعمال ہوگا۔ شہادتین

۳۔ دو سے زیادہ پر لفظ جمع کا اطلاق ہوتا ہے۔ اور اس کیلئے وہی لفظ استعمال ہوگا جو قرآن کی سورۃ معارج کی آیت نمبر 33 میں آیا ہے یعنی۔ شہادات

لہذا قرآن کی رو سے ہر جگہ تین شہادتیں دینی ہوں گی۔ چاہے کلمہ ہو۔ چاہے آذان۔ چاہے اقامت یا چاہے نماز کا تشہد۔

پچھلے صفحات پر اس بات کو واضح کر دیا گیا ہے کہ ولایت علیؑ کی شہادت کے بغیر تو حید و رسالت کی شہادتیں بے کار ہیں۔ کیونکہ وہ شہادتین ہیں شہادات نہیں!

دین کیا ہے؟

علامہ سید ہاشم بحرانی اپنی کتاب المحجہ میں فرماتے ہیں کہ:

الولاية هي دين الحق ولایت ہی دینِ حق ہے۔ (المحجہ علامہ بحرانی صفحہ 179)

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ دین سے مراد ولایت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

دیکھیں (حیات القلوب جلد 3 صفحہ 226)

علامہ دستغیب شیرازی فرماتے ہیں 'ولایت علیؑ اصل دین است'۔ ولایت علیؑ ہی اصل دین ہے۔

دیکھیں کتاب (ولایت دستغیب شیرازی صفحہ 253)

اگر ولایت کی گواہی نہ دی تو مطلب یہ ہوگا کہ اصل دین کی گواہی نہ دی۔

رسولؐ اللہ کو نماز میں ولایت علیؑ کا حکم ہوا

امام حسن عسکریؑ کے صحابی ابوجعفر محمد بن فروح الصفار قمی متوفی 290 ھجری اپنی کتاب بصائر الدرجات میں لکھتے ہیں۔ سلسلہ روایت کے بعد جناب ابوحمزہ ثمالی روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سرکار محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ مولاؑ اس آیت کی تفسیر کیا ہے؟

ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها وابتغ بين ذالك سبيلا

اے رسول اپنی نماز میں (ب بمعنی فی) نہ تو بہت بلند آواز سے پڑھو اور نہ چھپاؤ بلکہ درمیانی راہ اختیار کرو۔

سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 110

مولا باقر علیہ السلام نے فرمایا '**ولا تجهر بولايته علىٔ**' اپنی نماز میں علیؑ کی ولایت کو بلند آواز سے

نہ پڑھو اور نہ اسے چھپاؤ بلکہ درمیانی راہ اختیار کرو۔ اسی آیت کے بارے میں حضرت جابرؓ نے بھی امام باقر علیہ السلام سے سوال کیا تو مولاؑ نے فرمایا۔ '**لا تجهر بولايته علىٔ فهو فى الصلوٰة ولا بما اكرمته فاما قوله "وابتغ بين ذالك سبيلا" يقول تسئلني ان اذن لك ان تجهر بامر علىٔ بولايته فاذن له باظهار ذالك يوم غدير خم فهو قوله يومئذ اللهم من كنت مولاه فعلى مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاده۔**

تفسیر نور الثقلین جلد 3 صفحہ 235 مطبوعہ قم

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "**ولا تجهر بصلاتك** کا مطلب یہ ہے" حضرت علیؑ کی ولایت کا جو کچھ میں نے ان کو عطا کیا ہے اس کو اس وقت تک (اے محمدؐ) نماز میں پورا پورا بلند آواز سے اظہار نہ کرو جب تک میں اس کے بارے میں حکم نہ دوں۔ "**ولا تخافت بها**" کا مطلب ہے کہ اے میرے حبیبؐ اپنی نماز میں اسے آہستہ آہستہ سے ولایت علیؑ کو ادا کر کہ خود علیؑ اس کو سن سکے۔ یعنی علیؑ سے (علیؑ کے رتبہ ولایت) کو نہ چھپاؤ۔ "**وابتغ بين ذالك سبيلاً**" کا مقصد یہ ہے کہ تم مجھ سے علیؑ کی ولایت کا سوال کرتے رہو تا کہ امر ولایت علیؑ کے اظہار کی تم کو اجازت دوں۔ چنانچہ حضورؐ اس کا سوال کرتے رہے اور بروز غدیر خم اس کے اظہار کا حکم مل گیا۔

(تفسیر نور الثقلین جلد 3 صفحہ 236)

آہستہ آہستہ پڑھنے کا حکم منسوخ ہو گیا اور خدا نے دوسرا حکم آیت کی صورت میں جاری کر دیا ہے جس کے مطابق ولایت علیؑ کو اب نماز میں بلند آواز سے پڑھنے کا حکم ہے۔

دیکھیں سورۃ حجر کی آیت نمبر 94 ترجمہ تفسیر مولانا مقبول احمد دہلوی مطبوعہ قدیم دہلوی۔

ابوبصیرؒ نے امام جعفر صادقؑ سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی ہے۔

ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها قال نسختها

مولاؑ نے کہا کہ یہ آیت منسوخ ہو گئی ہے اس آیت سے **فاصدع بما تومر واعرض عن المشركين** ۔ سورۃ حجر آیت نمبر 94۔

ترجمہ: اے رسولؐ! جو تمہیں حکم دیا گیا ہے اسے کھول کر بیان کردو اور مشرکین کی پرواہ نہ کرو۔

تفسیر نور الثقلین جلد 3 صفحہ 234 مطبوعہ قم

اس آیت کی تفسیر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو نماز میں ولایت علیؑ کو پڑھنا یا سننا پسند نہیں کرتا وہ قرآن کی رو سے مشرکین میں سے قرار پاتا ہے اور جو عمل نہ کرنے سے انسان مشرک بنتا ہے۔ اسے کرنے میں ہی بھلائی ہے۔

علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں کہ "**فاصدع بما تومرواعرض عن المشركين**" کی آیت حج سے واپسی پر **آیہ بلغ ماانزل** سے پہلے نازل ہوئی ہے۔

دیکھیں (حیات القلوب جلد دوم صفحہ 855)

یہ بات بھی یاد رہے کہ تفسیر جامع البیان میں اور تفسیر در منشور میں عائشہ اور قتادہ سے روایت نقل ہے کہ "**لاتجهر بصلاتك ولا تخافت بها**" کی آیت نماز کے تشہد میں نازل ہوئی ہے۔

دیکھیں (تفسیر جامع البیان جلد 15 سورۃ بنی اسرائیل آیت 110)

امام جعفر صادق علیہ السلام اپنی نماز میں علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا ذکر کرتے تھے۔ دیکھیں (فقہ کامل صفحہ 31) اور امام علی رضا علیہ السلام نے بھی اپنی فقہ میں نماز کے تشہد میں ولایت علیؑ کا ذکر کرنے کا حکم جاری کیا ہے۔

(فقہ الرضا صفحہ 108)

تشہد بفرمانِ معصومینؑ

بسم الله و بالله والحمد لله وخير الاسماء كلها لله اشهد ان لا اله الاالله وحده لاشريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله ارسله بالحق بشيراً ونذيراً بين يدى الساعة و اشهد ان ربى نعم الرب وان محمد نعم الرسول و ان علياً نعم الوصى و نعم الولى و نعم الامام (وان الائمه من ولده نعم الائمه) اللهم صلى على محمدٌ المصطفىٰ و على المرتضىٰ وفاطمة الزهراؑ والحسنؑ والحسينؑ وعلىٰ الائمةؑ الراشدين من آل طه وياسين السلام عليك ايها النبى ورحمة الله و بركاته السلام عليك اهل بيتك الطيبين الطاهرين المعصومين السلام علينا و علىٰ عباد الله الصالحين السلام عليكم ورحمة الله وبركاته۔

اس تشہد کو معمولی اختلاف کے ساتھ ان کتب میں دیکھا جا سکتا ہے۔

۱۔ فقہ کامل فارسی۔ علامہ تقی مجلسیؒ صفحہ 31 مطبوعہ قم

۲۔ فقہ الرضاؑ۔ امام علی رضاؑ صفحہ 108 مطبوعہ ایران

۳۔ مناقب اہلبیتؑ۔ ترجمہ القطرہ سید احمد مستنبط نجفی جلد 2 صفحہ 92 طبع لاہور

۴۔ القطرہ من بحار۔ سید احمد مستنبط جلد 2 صفحہ 92 مطبوعہ ایران

۵۔ القوانین الشریعہ۔ سید محمد علی طباطبائی صفحہ 325 مطبوعہ دمشق

۶۔ انوار الشریعہ در فقہ جعفریہ۔ علامہ حسین بخش جاڑا صفحہ 58 مطبوعہ میانوالی

۷۔ الحدائق الناضرہ۔ علامہ یوسف بحرانی جلد 8 صفحہ 541 متوفی 1186ھ

۸۔ مستدرک الوسائل۔ علامہ حسین نوری طبرسی جلد 5 صفحہ 6 حدیث 3/5237

۹۔ مستند الشیعہ فی احکام الشریعہ۔ علامہ احمد نراقی جلد 1 صفحہ 379 طبع قم

۱۰۔ المراسم العلویہ فی احکام نبویہ۔ شیخ ابویعلی حمزہ بن عبدالعزیز صفحہ 72

۱۱۔ بحار الانوار۔ علامہ محمد باقر مجلسیؒ جلد 81/84 صفحہ 209

۱۲۔ مصباح المتہجد۔ شیخ طوسیؒ صفحہ 34 مطبوعہ 1313ھ

۱۳۔ الصراط المستقیم۔ علامہ حسین الحسینی صفحہ 96 طبع ایران

۱۴۔ قطرہ ای دریای فضائل اہل بیت۔ علامہ محمد ظریف جلد 1 صفحہ 580 طبعہ قم

۱۵۔ الاسرار العلویہ۔ علامہ محمد فاضل مسعودی صفحہ 16

۱۶۔ توضیح المسائل۔ علامہ مبشر کاشانی صفحہ 197 مطبوعہ قم

۱۷۔ جامع احادیث الشیعہ۔ علامہ حسین بروجردی جلد 5 صفحہ 331 مطبوعہ قم

۱۸۔ الشہادۃ ثالثہ۔ شیخ محمد سند صفحہ 68 مطبوعہ قم

۱۹۔ تحفہ احمدیہ۔ علامہ سید ناصر الملت جلد اول صفحہ 154

۲۰۔ جامع المسائل۔ شیخ محمد فاضل لنکرانی جلد دوم صفحہ 100/97 طبع قم

۲۱۔ شہادۃ الثالثۃ المقدسہ۔ علامہ عبدالحلیم الغزی صفحہ 230

۲۲۔ اجماعیات فقہ الشیعہ۔ علامہ اسماعیل مرعشی جلد 1 صفحہ 294

یہ تو وہ کتب ہیں جن میں تشہد بفرمان معصومینؑ درج ہے لہذا ہمیں چاہئے کہ معصومینؑ کی اطاعت کرتے ہوئے واجب سمجھ کر اپنی نمازوں کے تشہد کو ذکرِ معصومینؑ سے زینت دیں۔ تا کہ نماز قبولیت کے درجہ پر پہنچ جائے۔

اب میں مزید کچھ علماء و مجتہدین کی طرف نظر کروانا چاہتا ہوں۔ کہ جنہوں نے نماز کے تشہد میں ولایت علیؑ کا ذکر کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے تا کہ حجت تمام ہو جائے۔

	نام مجتهد	فتویٰ	حواله
۱۔	مجتہد سید محمد حسینی شیرازی	جائز است	رسوم الشیعہ صفحہ 157
۲۔	مجتہد سید صادق شیرازی	اشکال ندارد	قلمی فتویٰ
۳۔	شیخ مرتضیٰ آل یٰسین	جائز است	سرالایمان صفحہ 78
۴۔	یعسوب الدین رستگار	جائز است	توضیح المسائل صفحہ 314
۵۔	سید احمد مددی موسوی	شهادت ولایت هم ثابت باشد	شہادت ثالثہ کا جواز صفحہ 95
۶۔	سید محمد علی شیرازی	مستحب است	شہادت ثالثہ کا جواز صفحہ 23
۷۔	سید عباس مدرسی یزدی	مستحب است	شہادت ثالثہ کا جواز صفحہ 97
۸۔	شیخ محمد یعقوب النجفی	مستحب	شہادت ثالثہ کا جواز صفحہ 98
۹۔	شیخ محمد رضا محقق طہرانی	ان یضاف بعد الشہادۃ رسول	خلاصۃ الحقائق صفحہ 255
۱۰۔	سید یوسف مدنی	اشکال ندارد	شہادۃ ثالثہ کا جواز صفحہ 112
۱۱۔	شیخ حسین نوری ہمدانی	اشکال ندارد	ہزار و یک مسئلہ 137
۱۲۔	آغا خامنہ ای	نماز صحیح است	شہادۃ ثالثہ کا جواز صفحہ 116
۱۳۔	ابوالقاسم خوئی	نماز صحیح است	صراط النجاۃ جلد 1 صفحہ 158 سوال نمبر 520 طبع قم
۱۴۔	علامہ محمد علی گرامی	اشکال نباشد	توضیح المسائل تشہد صفحہ 235
۱۵۔	سید علوی گرگانی	جائز است	استفتات جلد 1 صفحہ 123
۱۶۔	شیخ اسد اللہ بیات	رجاء مطلوبیت	شہادت ثالثہ کا جواز صفحہ 124
۱۷۔	سید جواد تبریزی نجفی	مانعی ندارد	رسوم الشیعہ صفحہ 151 علامہ ساقی
۱۸۔	سید نصر اللہ مستنبط	مانعی ندارد	رسوم الشیعہ صفحہ 152 علامہ ساقی
۱۹۔	سید عبداللہ شیرازی	جائز است	رسوم الشیعہ صفحہ 153 علامہ ساقی
۲۰۔	سید خمینی	جائز است	رسوم الشیعہ صفحہ 154 علامہ ساقی
۲۱۔	شیخ علی نمازی شاہرودی	نماز صحیح ہے	رسوم الشیعہ صفحہ 156 علامہ ساقی
۲۲۔	سید شہاب الدین مرعشی نجفی	اشکال ندارد	رسوم الشیعہ صفحہ 160 علامہ ساقی
۲۳۔	سید محمد حسنی بغدادی	العمل بھا جائز	رسوم الشیعہ صفحہ 161 علامہ ساقی

تشہد میں ولایت علیؑ کا ذکر

اکثر مجتہدین نے تشہد میں **بسم اللہ و باللہ والحمدللہ و خیر الاسماء کلھاللہ** کے پڑھنے کو مستحب کہا ہے۔

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ بسم اللہ کی (ب) کا نقطہ علیؑ ہیں اور اسم اللہ بھی علیؑ ہیں۔ امام علیؑ کی ضریح اقدس پر لکھا ہوا ہے۔ **السلام علیك یا اسم اللہ** ۔ترجمہ: سلام ہو آپ پر اے اللہ کے اسم (علیؑ) **خیر الاسماء کلھا للہ** ۔امام باقرؑ فرماتے ہیں۔ **نحن اسماء الحسنیٰ** ۔ترجمہ: ہم اللہ کے اسمائے حسنیٰ ہیں۔

(تفسیر المتقین صفحہ ۲۲۴ مطبوعہ لاہور)

(تفسیر مراۃ الانوار، نہج الاسرار تفسیر البرہان مفاتیح الجنان)

تشہد میں عام طور پر یہ جملہ بھی کہا جاتا ہے۔

ارسلہ بالحق۔

حق کیا ہے۔ **قد جاء کم الرسول بالحق** سورہ النساء کی آیت نمبر ۱۷۰ اس آیت کے ذیل میں امام باقرؑ فرماتے ہیں **حق** سے مراد ولایت علیؑ ہے۔

(مناقب ابن شہر آشوب جلد دوئم صفحہ 406 مطبوعہ کراچی)

جدھر علیؑ ہو ادھر حق ہے

ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔

'علی مع الحق والحق مع علی والحق یدور حیث ما دار علیؑ

علیؑ حق کے ساتھ ہے اور حق علیؑ کے ساتھ، خدایا حق کو ادھر پھیر دے جدھر علیؑ پھر جائے۔

(مجمع الفضائل ترجمہ مناقب ابن شہر آشوب جلد دوئم صفحہ 407 مطبوعہ کراچی)

ولو اتبع الحق۔

سورہ مومنون آیت 71 کی تفسیر دیکھیں۔ تفسیر قمی سے تفسیر صافی کے صفحہ 344 پر ہے کہ **الحق** سے مراد امام علیؑ ہیں۔

(تفسیر المتقین صفحہ 449 مطبوعہ لاہور)

معلوم ہوا کہ حق علیؑ ہیں۔ حق علیؑ کی ولایت ہے۔ اور جہاں علیؑ ہوں گے وہاں حق ہوگا۔ قرآن کی آیت ہے کہ "حق آیا اور باطل مٹ گیا۔ بے شک باطل مٹنے ہی والا ہے"۔ سورۃ الاسراء آیت ۸۱۔ اس آیت کی تفسیر میں ہے کہ یہ علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی۔

(علی فی القرآن صادق شیرازی)

قرآن تو کہتا ہے کہ علیؑ کے آنے سے باطل مٹ جاتا ہے۔ تو معلوم نہیں کہ نماز کس کس خیال سے باطل ہوئی ہے۔ یعنی نماز میں اگر کوئی اور خیال آ جائے تو نماز باطل ہو جاتی ہے۔ تو اس لئے نماز کے باطل کو مٹانے کیلئے علیؑ کو نماز میں لے آئیں۔ باطل خود بخود مٹ جائے گا۔ کیونکہ علیؑ کے آنے سے باطل مٹ جاتا ہے۔ شاید اسی لئے امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔ **"بولایتنا صحت العبادات"**۔ ہماری ولایت سے عبادات صحیح ہوتی ہیں۔

(القطرہ سید احمد مستنبط جلد دوئم صفحہ 34 مطبوعہ ایران)

تشہد میں یہ بھی پڑھا جاتا ہے **بشیراً ونذیراً بین یدی الساعۃ** ۔رسول خداؐ فرماتے ہیں کہ میں اور علی ابن ابی طالب اس امت کیلئے بشیر اور نذیر ہیں یعنی میں بشارت دینے والا اور علیؑ اس امت کو ڈرانے والے ہیں۔

(بحار الانوار تفسیر البرہان تفسیر فرات)

تشہد میں نمازی ذکر محمدؐ و آل محمدؐ کرتا ہے جس کی اس کو خود خبر نہیں ہے

بسم اللہ کے 'ب' کا نقطہ علیؑ ہیں۔ اسم اللہ علیؑ اور اولاد علیؑ ہیں۔ بالحق، علیؑ کی ولایت ہے۔ بشیر، محمدؐ ہیں۔ نذیر علیؑ ہیں اور ساعت، امام زمانہ علیہ السلام ہیں۔

دیکھیں تفاسیر (تفسیر قمی، تفسیر البرہان، تفسیر مجمع البرہان، تفسیر نور الثقلین، تفسیر ابو حمزہ ثمالی، تفسیر امام حسن عسکری، تفسیر فرات وغیرہ)

سلام

تشہد کے بعد نمازی سلام بھیجتا ہے۔

"السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ و برکاتہ"

ترجمہ: سلام ہو رحمت و برکتیں ہوں آپ پر اے اللہ کے نبیؐ۔

"السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین"

ترجمہ: ہم پر اور صالح بندوں پر سلام ہو۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

سلام ہو آپ پر اور رحمتیں اور برکتیں ہوں۔

شیخ صدوقؒ فرماتے ہیں کہ افضل یہ ہے کہ آئمہؑ پر الگ سلام بھیجا جائے۔

"السلام علی الائمہ الراشدین المھدیین"

ترجمہ: سلام ہو آئمہ راشدین ومہدیین پر۔

(مستدرک الوسائل جلد اول صفحہ 335)

(من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول باب تشہد)

تسبیح

نمازی کیلئے نماز کے بعد ذکر، دعا اور تلاوت قرآن پاک میں مشغول ہونا مستحب ہے۔ امام باقرؑ نے فرمایا بعد

نماز پنجگانہ تسبیح فاطمۃ الزہرا سلام علیہا کا پڑھنا ہر روز ہزار رکعت نماز پڑھنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ تسبیح زہراؑ یہ ہے۔

34 مرتبہ اللہ اکبر

33 مرتبہ الحمدللہ

33 مرتبہ سبحان اللہ

1 مرتبہ لاالہ الا اللہ۔

(روح الحیات ترجمہ عین الحیوٰۃ علامہ محمد باقر مجلسی صفحہ 294 تا 295 مطبوعہ کراچی)

دُعا

تسبیح زہراؑ کے بعد نمازی دعا کیلئے ہاتھ بلند کرتا ہے۔ یہ وہ لمحہ ہے جب انسان خالق کائنات سے طلب کرتا ہے۔ خالق عالمین نے خود فرمایا کہ مجھے دعا میں پکارو میں جواب دوں گا (قبول کروں گا)۔ جو لوگ دعا اور مناجات کے قائل نہیں ہوتے وہ یقیناً متکبرین میں سے ہیں۔ اور ان کی قیام گاہ جہنم ہے۔

امام جعفر صادقؑ نے میسرہ سے فرمایا کہ اے میسرہ! دعا کرو اور یہ نہ کہو جو تقدیر میں ہے۔ وہی ملے گا۔ اس لئے کہ وہ قادر مطلق ہے اور دعا تقدیر کو بدل دینے والی ہے اور امام باقرؑ نے فرمایا سب سے بہتر عبادت دعا ہے اور سب سے بڑا دشمن خدا وہ ہے جو تکبر کرے۔ یعنی دعا نہ کرے۔

(روح الحیات ترجمہ عین الحیوٰۃ علامہ باقر مجلسی صفحہ 479 تا 480 مطبوعہ کراچی)

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ تم یہ چاہتے ہو کہ تمہاری دعا قبول ہو جائے تو سب سے پہلے اللہ کی حمد بجالاؤ اور پھر محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجو تاکہ تمہاری دعا جلد اور ضرور قبول ہو۔ درود محمدؐ و آل محمدؐ پر ضروری شرط ہے۔

(روح الحیات ترجمہ عین الحیوٰۃ علامہ باقر مجلسی صفحہ 486، 487 مطبوعہ کراچی)

سجدۂ شکر

امام علی نقی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نماز کے بعد سجدۂ شکر میں یہ دعا پڑھو:

"اللھم انی اشھدک واشھد ملائکتک وانبیائک و رسلک و جمیع خلقک انک انت اللہ ربی والاسلام دینی و محمد نبی و علی واولادہ ائمتی"

دیکھیں (تہذیب الاحکام جلد اول صفحہ 110، رسوم الشیعہ علامہ حسنین ساقی نجفی صفحہ 166)

امام زمانہؑ اپنی توقیع مبارک میں فرماتے ہیں۔

سجدہ شکر تو واجب ترین ولازم ترین سنت ہے۔ جو شخص اس کو بدعت کہتا ہے وہ خود دین میں بدعت پھیلانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

(بحارالانوار، جلد ۱۲، صفحہ ۴۴۷، ترجمہ اردو باب توقیعات، مطبوعہ کراچی)

بقول امام زمانہؑ سجدہ شکر واجب ترین سنت ہے، سنت نبی یا امامؑ کی ہوتی ہے۔

عبداللہ بن جندب نے امام موسیٰ ابن جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ جناب موسیٰ کاظمؑ سجدہ شکر میں کہا کرتے تھے۔

اللھم انی اشھدک واشھد ملائکتک وانبیائک ورسلک وجمیع خلقک انک (انت) اللہ ربی والاسلام دینی ومحمد نبیی وعلیا والحسن والحسین و علی بن الحسین ومحمد بن علی وجعفر بن محمد و (ان) موسیٰ بن جعفر وعلیٰ بن موسیٰ و محمد بن علی وعلی بن محمد والحسن بن علی والحجة بن الحسن بن علی ائمتی بھم اتولیٰ ومن اعدائھم اتبراء۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھے گواہ کر کے کہتا ہوں اور تیرے ملائکہ اور تیرے انبیاء اور تیرے رسولوں کو اور تیری مخلوق کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ بے شک تو ہی میرا رب ہے اور اسلام میرا دین ہے۔ محمدؐ میرے نبی ہیں اور علیؑ ابن ابی طالب اور حسنؑ بن علیؑ اور حسینؑ بن علیؑ اور علیؑ ابن الحسینؑ اور محمدؑ بن علیؑ اور جعفرؑ ابن محمدؑ اور موسیٰ ابن جعفرؑ اور علیؑ ابن موسیٰ اور محمدؑ ابن علیؑ اور علیؑ ابن محمدؑ اور حسنؑ ابن علیؑ اور حجت ابن حسن عسکریؑ بن علی نقیؑ میرے آئمہ ہیں۔ میں انہیں سے محبت کرتا ہوں اور ان کے دشمنوں سے نفرت کا اظہار کرتا ہوں۔ (من لایحضرہ الفقیہ، جلد اول، صفحہ ۱۸۸، شیخ صدوقؒ، مطبوعہ کراچی)

اہل بیتؑ کی وجہ سے نماز کی رکعتوں میں اضافہ ہوا

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اللہ نے اپنے نبیؐ پر ہر نماز کیلئے حالت حضر میں دو رکعت کا حکم نازل فرمایا۔ تو رسولؐ نے تمام نمازوں میں رکعتوں کا اضافہ کر دیا۔ حالت سفر میں سوائے مغرب کے اور صبح کے پھر جب آپؐ نے نماز پڑھی تو جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی ولادت کی خبر ملی تو آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے شکر کے طور پر ایک رکعت کا اضافہ

کر دیا۔ اس طرح مغرب کی نماز تین رکعت فرض ہوگئی۔ اور جب امام حسنؑ کی ولادت کی خبر ملی تو ظہر کی نماز میں دو رکعتوں کا اضافہ کر دیا۔ جب امام حسینؑ کی ولادت کی خبر ملی تو اللہ کے شکر کے طور پر عصر کی نماز میں دو رکعت کا اضافہ کر دیا اور کہا کہ مرد کیلئے عورت کا دوگنا حصہ ہوتا ہے۔ اور اس کو باقی رکھا۔ (یعنی مغرب کی نماز کی رکعتوں کو) سفر اور حضر میں اس نماز مغرب کی رکعتوں میں قصر نہیں ہے۔

(علل الشرائع جلد دوئم شیخ صدوقؒ باب 15 صفحہ 380 مطبوعہ کراچی)
مجمع الفضائل ترجمہ مناقب ابن شہر آشوب جلد ہشتم صفحہ 227 مطبوعہ کراچی)
(من لا یحضر الفقیہ جلد اول شیخ صدوقؒ صفحہ 255 مطبوعہ کراچی)

نماز جنازہ کی ایک تکبیر ولایت کی ہے

نماز میت میں پانچ تکبیریں کہنے کا سبب یہ ہے کہ اللہ نے بندوں پر پانچ فرائض عائد کیے ہیں (نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ اور ولایت اہل بیتؑ) اس لئے میت کیلئے ہر فریضہ کی ایک تکبیر ہے۔

(من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول شیخ صدوقؒ صفحہ 85،86 مطبوعہ کراچی)

ولایت کے بغیر کوئی فرض مکمل نہیں ہوتا

امام علیؑ سے روایت ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ چیزوں کو فرض کیا ہے اور وہ واجبات یہ ہیں نماز روزہ حج زکوٰۃ اور ہماری ولایت۔ پس لوگوں نے پہلی چار چیزوں پر عمل کیا اور پانچویں کو چھوڑ دیا اور اسے حقیر سمجھا۔ خدا کی قسم پہلی چار خصلتیں مکمل نہیں ہوتیں جب تک ولایت اہل بیتؑ سے ان کو مکمل نہ کیا جائے۔

(ضیاء النفوس ترجمہ حیات القلوب جلد سوئم صفحہ 96 مطبوعہ لاہور)

نماز میں آئمہ کے نام لینے کی اجازت

حلبیؒ نے ایک مرتبہ امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ کیا ہم اپنی نماز میں آپ آئمہؑ کے نام لے سکتے ہیں۔ تو امامؑ نے فرمایا! **اجملھم** ترجمہ: خوبصورت طریقہ سے لو۔

(من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول صفحہ 178 شیخ صدوقؒ مطبوعہ کراچی صفحہ 208)

نوٹ: **اجملھم** کا دوسرا مطلب مختصر اَبنتا ہے لیکن آئمہؑ کے نام مختصر کس طرح لئے جا سکتے ہیں۔

علیؑ کیلئے نماز رُکی رہی

عبداللہ ابن عباسؓ اور حمید الطویل نے انس سے روایت کی ہے کہ رسولؐ نے نماز پڑھی اور رکوع میں اتنا طول دیا کہ ہم نے گمان کیا کہ وحی نازل ہو رہی ہے۔ جب حضرتؐ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا علیؑ ابن ابی طالب کہاں ہیں؟ وہ آخری صف میں تھے۔ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضورؐ نے فرمایا کہ یا علیؑ آپ تاخیر سے کیوں آئے۔ تو عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ بلالؓ نے اقامت کہنے میں جلدی کی۔ میں نے حسنؑ کو پکارا کہ وضو کیلئے پانی لاؤ لیکن تھے نہیں۔ ناگاہ ایک ہاتف غیبی سے آواز آئی کہ اے ابوالحسنؑ داہنی طرف دیکھو۔ ناگاہ ایک ظرف کو رومال سے ڈھکا پایا۔ میں نے دیکھا کہ اس میں برف سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار پانی ہے۔ میں نے اس سے وضو کیا اور پیا اور ایک قطرہ سر پر ڈالا تو اس کی خنکی میرے دل تک پہنچی۔ میں نے اس رومال سے اپنا چہرہ پونچھا لیکن لانے والے کو نہ دیکھا۔ اس کے بعد میں مسجد میں آ گیا اور جماعت میں شامل ہو گیا۔

رسول اللہؐ نے فرمایا وہ ظرف جنت کے ظروف میں سے تھا۔ اور پانی کوثر کا تھا۔ اور وہ قطرہ تحت العرش سے تھا۔ اور مندیل وسیلے سے تھا۔ لانے والے اسرافیل تھے اور مندیل ڈھکنے والے میکائیل تھے۔ اور جبرائیل نے اپنا ہاتھ میرے زانو پر رکھ کر کہا کہ اے محمدؐ! ذرا توقف کرو (ٹھہر جاؤ) تاکہ علیؑ آ جائیں اور شریک جماعت ہو جائیں۔

(مجمع الفضائل ترجمہ مناقب ابن شہر آشوب جلد دوئم صفحہ 305 مطبوعہ کراچی)

رسول اللہؐ نے حسنؑ کو اٹھا کر نماز ادا کی اور نماز میں بوسہ دیا

ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہؐ نماز پڑھ رہے تھے اور اسی حالت میں امام حسنؑ کو بوسہ دیا۔ ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرمؐ مشغول نماز تھے کہ امام حسنؑ آ گئے۔ آنحضرتؐ اس لمحہ حالت قعود میں تھے انہوں نے آپؐ کے گلے میں بانہیں ڈالیں تو آپؐ ان کو دونوں ہاتھوں سے سنبھالے ہوئے اٹھے اور اسی حالت میں آپ نے رکوع فرمایا۔ (بحار الانوار جلد 10 ترجمہ اردو صفحہ 110 باب 2 مطبوعہ کراچی مولانا حسن امداد)

حسنؑ پشت رسالتؐ پر اور سجدے کو طول

نسائی نے اپنے اسناد کے ساتھ عبداللہ بن شداد سے اور اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ رسولؐ نماز عشاء کے لئے ہم لوگوں کے پاس امام حسنؑ کو گود میں لئے ہوئے تشریف لائے۔ امام حسنؑ کو بٹھا دیا اور نماز کے لئے تکبیر کہہ کر نماز شروع کی۔ جب آپ سجدے میں گئے تو سجدے کو کافی طول دے دیا۔ راوی کہتا ہے کہ میرے والد نے بتایا کہ میں نے ذرا سجدے سے سر اٹھا کر دیکھا کہ آنحضرتؐ کی پشت مبارک پر امام حسنؑ سوار ہیں۔ یہ دیکھ کر میں دوبارہ سجدے میں چلا گیا۔ الغرض جب آنحضرتؐ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے عرض کی! یارسول اللہؐ! آپ نے اس نماز کے دوران تو بڑا طویل سجدہ فرمایا، ہم لوگوں کا خیال ہوا کہ شاید کوئی حادثہ ہوگیا ہے۔ یا آپؐ پر وحی نازل ہونے لگی ہے؟

آپ نے فرمایا کہ نہیں میرا فرزند حسنؑ میری پشت پر سوار ہوگیا تھا۔ مجھے برا معلوم ہوا کہ جب تک اس کا جی سیر نہ ہوجائے میں سجدے سے سر نہ اٹھاؤں گا۔

(مناقب ابن شہر آشوب۔ کشف الغمہ)

(بحار الانوار، جلد ۱۰، ترجمہ اردو، صفحہ ۱۲۰ مطبوعہ کراچی)

اسی طرح امام حسینؑ پشت رسالتؐ پر سوار ہوئے اور رسول اللہؐ نے سجدے کی تسبیح ۷۰ یا ۷۲ مرتبہ پڑھی۔

(بحار الانوار)

قارئین! لوگ آئمہ کا نام نماز میں برداشت نہیں کرتے۔ کہتے ہیں کہ ان کے نام سے نماز باطل ہوتی ہے۔ یہ بدعت ہے اور جائز نہیں ہے۔ دوسری طرف آئمہ کا اس قدر اختیار ہے کہ علیؑ کے لئے نماز ٹھہرائی گئی۔ یعنی رکی رہی، حسنؑ کے لئے سجدہ طویل کیا گیا۔ حسنؑ کو اٹھا کر رسول اللہؐ نے نماز پڑھی۔

حسینؑ پشت رسالتؐ پر سوار ہوئے تو رسول خداؐ نے سجدے کو طول دیا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آئمہؑ کے نام لینے سے نماز باطل کیوں ہوجاتی ہے؟ آیئے مزید اہل بیتؑ کی ولایت کی اہمیت دیکھتے ہیں۔

نماز اور اہل بیتؑ

فرمانِ مصطفیٰؐ ہے کہ نماز قبول نہ ہوگی جب تک نماز میں محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود نہ پڑھا جائے۔ پس سوال یہ

پیدا ہوتا ہے۔

نماز افضل ہے یا کہ درود؟ اگر نماز افضل ہے تو پھر یہ کیوں کہا گیا ہے کہ اگر درود نہ پڑھا تو نماز قبول نہ ہوگی۔ مطلب یہ ہوا کہ نماز محتاج درود ہے۔ یعنی نماز کتنے ہی خشوع وخضوع سے پڑھی جائے لیکن درود نہ پڑھنے سے نماز بیکار ہے۔ تو معلوم ہوا کہ نماز درود کی محتاج ہے۔ یعنی نماز واجب ہے اور محمدؐ وآل محمدؐ پر درود واجب ہے۔ اب ایک سوال اور پیدا ہوتا ہے کہ نماز تو درود کے بغیر مکمل نہیں ہوتی تو درود محمدؐ وآلِ محمدؐ کے بغیر کیسے کامل ہوگا؟ اگر درود محمدؐ وآلِ محمدؐ کے علاوہ کسی اور پر بھیجا جائے تو کیا نماز صحیح ہوگی۔ یعنی نماز قبول ہوجائے گی؟

عقل کا مفتی فتویٰ دیتا ہے کہ درود بنا ہی محمدؐ وآلِ محمدؐ کے لئے ہے۔ اگر یہ نہ ہوتے تو درود بھی نہ ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے درود کے لئے محمدؐ وآل محمدؐ کو مخصوص کیا ہے۔ جس طرح درود نماز سے افضل ہے اسی طرح درود والے بھی نماز سے افضل ہیں۔ اب بات قابل غور یہ ہے کہ اگر محمدؐ وآلِ محمدؐ نہ ہوتے تو درود نہ ہوتا اور درود نہ ہوتا تو نماز کا جوہر سامنے نہ آتا۔ یعنی اللہ چاہتا ہے کہ میری طرف منسوب نماز بھی محمدؐ وآل محمدؐ کی محتاج رہے۔ یا یوں کیوں نہ کہوں کہ، اللہ تعالیٰ نماز میں نمازی کو درود کا پابند کر کے درود والوں کی معرفت کروانا چاہتا ہے کہ دیکھ آج جن کے ذریعے تو مجھے پہچانتا ہے اور حمد وثناء کر رہا ہے وہ محمدؐ وآلِ محمدؐ ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتے تو مجھ اللہ سے تو بہت دور ہوتا۔

ان کی وجہ سے تو اے بندے! تو میری بارگاہ میں حاضر ہے۔ یہ نہ ہوتے تو تجھے میری بارگاہ کا پتہ کیسے چلتا؟ ان کا اتنا بڑا احسان ہے تجھ پر کہ انہوں نے تجھے میرے گھر کا راستہ بتلایا۔ اس لئے ان پر درود بھیج اور ان کو میرے سامنے وسیلہ بنا کیونکہ تو ان کا محتاج ہے۔ یہ نہ ہوتے تو تجھے یہ نماز نہ ملتی۔ جس کے ذریعے تو میرا اقرب چاہتا ہے۔ خبردار۔ ان کو اپنے جیسا نہ سمجھنا، تو نماز کا محتاج ہے اور نماز ان کی محتاج ہے۔ جو ان پر درود کے بغیر قبول نہیں ہوتی کوئی فریضہ بغیر ولایت علیؑ کے قبول نہیں ہے۔

رسولؐ خدا نے فرمایا!

قال رسول الله والذی بعثنی بالحق لا يقبل الله من عبد فريضة الابولا يته عليؑ

حضورؐ فرماتے ہیں۔ اس کی قسم جس نے حق کے ساتھ مجھے مبعوث کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی بندے کا فریضہ بغیر ولایت علیؑ قبول نہیں کرتا۔

(جامع احادیث الشیعہ، صفحہ ۱۲۵)

(الامام علیؑ ابن ابی طالبؑ - علامہ رحمانی، صفحہ ۱۴)

(اکمال الدین بولایۃ امیر المومنینؑ، صفحہ ۱۵۸)

نماز کی قبولیت کا سبب ولایتؑ ہے

ابنِ دینارؒ سے روایت ہے کہ میں سرکار امام زین العابدینؑ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اس نے نماز کے بارے میں امامؑ سے بہت سے سوال کئے جن میں سے ایک سوال یہ بھی تھا۔

سبب قبولتش نماز چیست - نماز کی قبولیت کا سبب کیا ہے؟

حضرتؑ فرمود! ولایتنا - حضرت نے فرمایا کہ (ہماری ولایت

(پرواز درِ ملکوت، جلد اول، آغا خمینی صفحہ ۲۲)

(اکمال الدین بولایۃ امیر المومنینؑ، صفحہ ۱۴۷)

ولایت علیؑ ہی نماز ہے

امام علیؑ فرماتے ہیں کہ اے سلمان! خدا نے فرمایا۔

واستعینو بالصبر واصلوٰۃ (سورۃ بقرہ آیت نمبر ۴۵)

اور مدد چاہو صبر اور نماز سے۔

پس صبر محمدؐ ہیں اور صلوٰۃ میری ولایت ہے۔

(مشارق الانوار الیقین، حافظ رجب برسی)

(نہج الاسرار، جلد اول صفحہ ۸۳ تا ۸۴ - سید غلام حسن رضا آقا مجتہد حیدر آباد، دکن، مطبوعہ کراچی)

جس نے ولایتؑ کو قائم کیا، اس نے نماز کو قائم کیا

بصائر الانوار میں سلمانؓ و ابوذرؓ کے سامنے حدیث معرفت نورانیہ فرماتے ہوئے مولا علیؑ نے فرمایا۔

ویقیم الصلوٰۃ وھی ولایتی فمن اقام ولایتی فقد اقام الصلوٰۃ وھو صعب مستعب ویوتی الذکوٰۃ وھو الاقرار بالآئمۃ وذالک دین اللہ القیمہ ۔

ترجمہ: قائم کرو صلوٰۃ سے میری ولایت مقصود ہے۔ پس جس نے ہماری ولایت رکھی ضرور اس نے صلوٰۃ کو قائم کیا اور وہ سخت اور دشوار تر منزل ہے۔ اور یوتی الزکوٰۃ، سے آئمہ معصومین کی منزلت ومقام کا اقرار کرنا مقصود ہے اور یہی خدا کا دین قائم ہے۔ آگے فرماتے ہیں، قرآن گواہی دیتا ہے، دین قائم اخلاص ہے، توحید کے ساتھ اور اقرار ہے نبوت و ولایت کے ساتھ، پس جس نے اس پر عمل کیا اس نے دین کو حاصل کیا۔

(مشارق الانوار الیقین - علامہ رجب علی برسی)

(نہج الاسرار، جلد اول، صفحہ ۸۳، مطبوعہ کراچی)

ولایت کے بغیر عمل قبول نہ ہوگا

۱۔ امام رضاؑ نے اپنے آبا کرام کے واسطے سے رسول خداؐ سے یہ حدیث قدسی فرمائی۔ کہ خدا نے فرمایا۔

میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو اس وقت تک قبول نہیں کروں گا جب تک وہ میرے رسولؐ کی نبوت کے ساتھ ولایت علیؑ کا اقرار نہ کرے۔

(امالی، شیخ صدوقؒ، صفحہ ۲۲۲ تا ۲۲۳)

(شہادت ولایت علیؑ، مولانا نذر حسین قمر، صفحہ ۸۹، مطبوعہ لاہور)

۲۔ عبداللہ ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا!

کہ اے ابن عباس تم پر علیؑ ابن ابی طالب کی ولایت و مودت واجب کی گئی ہے۔ پس اگر بندہ مومن علیؑ کی ولایت لے کر آیا تو اس کا عمل جیسا بھی ہوگا قبول ہو جائے گا۔

(کتاب، ھدی للعالمین، صفحہ ۵۱، مطبوعہ کلکتہ، انڈیا)

علیؑ کی وجہ سے حضرت صالحؑ نبی کی عبادت میں اضافہ ہوتا ہے

حدیث غمامہ میں ہے کہ سلمان محمدیؓ فرماتے ہیں کہ امام حسنؑ نے امام علیؑ سے فرمایا!۔

بابا ہم چاہتے ہیں کہ خدا نے آپؑ کو جو ملک عطا کیا ہے اس میں سے کچھ عالم ملکوت کو دیکھیں۔ پس علیؑ نے ہمیں عالم ملکوت کی سیر کروائی۔ جب ہم مختلف عوالم کی سیر کرتے ہوئے اس جگہ پہنچے کہ جہاں حضرت صالحؑ نبی اپنے والدین کی قبور کے پاس عبادت کر رہے تھے۔ انہوں نے ہماری طرف اور امام علیؑ کی طرف نظر کی اور رونے لگے۔ ہم نے

رونے کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ امام علیؑ یہاں ہر صبح آیا کرتے تھے اور مجھے ان سے انس ہو گیا ہے اور ان کے آنے سے میری ''عبادت'' میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس تشریف لانے کو حضرتؑ نے چالیس روز تک منقطع کر دیا پس یہی میرے غم کی وجہ ہے۔

(بحار الانوار، علامہ باقر مجلسیؒ)

(بحر المعارف، علامہ عبد الصمد ہمدانی، صفحہ ۳۵۶)

(نہج الاسرار، علامہ سید غلام حسین رضا آقا مجتہد، حیدر آباد دکن، جلد اول، صفحہ ۲۳۸، مطبوعہ کراچی)

نوٹ: امام علیؑ کی وجہ سے تو نبی صالحؑ کی عبادت میں تو اضافہ ہوتا ہے، مگر علیؑ کی ولایت کا کلمہ پڑھنے والوں کی نماز علیؑ کے نام سے باطل کیوں ہو جاتی ہے۔

ہم علیؑ والے نہ تھے

فی جنات یتسائلون ○ عن المجرمین ○ ماسلککم فی سقر ○ قالو الم نك من المصلین (سورۃ المدثر، آیت نمبر ۴۰ تا ۴۳)

ترجمہ: جنتوں میں سے (جنتی) گناہگاروں سے دریافت کرتے ہونگے کہ تمہیں کون سی چیز نے بھڑکتی ہوئی آگ تک پہنچایا ہے؟ اور وہ جہنمی کہیں گے کہ ہم نمازیوں میں سے نہ تھے۔

امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے ذیل میں فرمایا!

ان جہنمیوں کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم ولایت علیؑ والے لوگوں میں سے نہ تھے۔

(تفسیر فرات، فرات بن ابراہیمؒ کوفی، ۳۶۲، ترجمہ اردو، مطلبوعہ، ملتان)

(ضیاء النفوس ترجمہ حیات القلوب جلد ۳ صفحہ ۲۲۲ لاہور)

حدیث رسولؐ ہے کہ میری امت کے تہتر (۷۳) فرقے ہونگے، سب جہنم میں جانے والے ہیں۔ **الاواحد** (سوائے ایک کے)۔

فرمان رسولؐ کے مطابق امتِ محمدیہ کے بہتر (۷۲) فرقے جہنمی ہونگے، سوال یہ ہے کہ کیا ان بہتر (۷۲)

فرقوں میں کوئی نمازی نہیں ۔لازمی بات ہے کہ امت محمد یہ سے ہیں تو محمدؐ کا کلمہ پڑھنے والے ہیں ۔نماز کو فرض جانتے ہیں ،ضرور ان میں لاکھوں نمازی بھی ہیں ۔مگر تعجب کی بات یہ ہے کہ رسولؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں ان سب میں سے متقی اور نمازی الگ کر کے ایک فرقہ بناؤں گا ۔بلکہ یہ کہا کہ اس امت میں ہی تہتر (۷۳) فرقے بن جائینگے اور ان میں سے بہتر (۷۲) فرقے جہنم میں جائینگے ۔صرف ایک فرقہ جنت میں جائے گا ۔تو یقیناً ایک بات سمجھ میں آتی ہے کہ ان بہتر (۷۲) فرقوں میں جو جہنمی ہیں بہت سارے نمازی بھی ہونگے ۔لیکن قرآن میں سورۃ المدثر کی آیت کہہ رہی ہے کہ جہنمی جنتیوں سے کہیں گے کہ ہم نماز والے نہ تھے اس لئے جہنم میں آگئے ۔اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ نماز کے ہوتے ہوئے اپنے آپ کو بے نمازی کیوں کہہ رہے ہیں؟

تو امام جعفر صادقؑ نے تفسیر فرما کر فیصلہ دے دیا کہ یہ نمازی تو ہیں لیکن ان کے پاس ولایت والی نماز نہیں ہے ۔معلوم ہوا کہ ولایت علیؑ والی نماز ہونا بہت ضروری ہے۔

دعا ہے کہ محمدؐ و آل محمدؐ ہمیں صحیح طور پر ولایت آل محمدؐ پر قائم و دائم رکھے اور ہمیں اللہ تعالیٰ نمازیوں میں محشور کرے ۔ہمارے پاس ایسی نمازیں ہوں جن سے ولایت محمدؐ و آل محمدؐ کی خوشبو آئے۔

محمدؐ و آل محمدؐ کا کرم ہے کہ آج 28-04-2009 کو یہ مختصر رسالہ بنام **ذکر المعصومینؑ فی صلاۃ المومنین** مکمل ہوا ۔یہ رسالہ کسی کا دل دکھانے کیلئے نہیں لکھا گیا بلکہ حق کے متلاشیوں کیلئے ایک فکر ہے ۔کہیں کسی جگہ کوئی غلطی ہوگئی ہو تو انسان خطا کا پتلا ہے کے محاورہ کے تحت معزرت خواہ ہوں۔

دعا ہے محمدؐ و آل محمدؐ کا خالق ہمیں حق سمجھنے، حق سننے اور حق پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔

اجازت!

خادم العلماء خطیب ولایت اہل بیتؑ

تصور عباس جعفری

التماس سورۃ فاتحہ

زوار غلام علی جعفری (مرحوم) | غلام شبیر جعفری (مرحوم)
زوار امداد حسین جعفری (مرحوم) | ذاکر محمد صادق جعفری (مرحوم)
ذاکر غلام حبیب جعفری (مرحوم) | محمد بوٹا (مرحوم)

وتمام مومنین ومومنات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۵ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

شاعر فرزوقؒ نے یہ شعر امامِ زین العابدینؑ کے سامنے پڑھا۔

مقدم بعد ذکر الله ذکر هم !

فی کل فرض و مختوم به الکلم

ترجمہ: اللہ کے ذکر کے بعد آپؑ کا ذکر ہر فرض میں مقدم ہے

اور ہر کلمے کا اختتام بھی آپؑ کے ذکر پر ہوتا ہے۔

(کتاب کشف الغمۃ جلد۲ صفحہ ۳۰۵، مطبوعہ نجف)

شاعر "دعبلؒ" بن علی خزاعی نے امام علی رضاؑ کے سامنے جو قصیدہ

پڑھا اس میں یہ شعر بھی کہا۔

اذا لم نناج الله فی صلوٰاتنا

بأسمائهم لم یقبل الصلوات

ترجمہ: اگر ہم اپنی نمازوں کی مناجات میں آپ (آئمہؑ) کے نام نہ لیں تو اللہ

ہماری نمازیں قبول نہیں کرتا۔

(کتاب کشف الغمۃ جلد۳ صفحہ ۱۱۴ مطبوعہ نجف)